[1996] سپریم کورٹ رپوٹس9.S.C.R

از عدالت عظمی

رادھے شیام سنگھ اور دیگران

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

9 دسمبر 1996

[ایس۔سی۔اگروال اور فیضان الدین، جسٹسز]

ملازمت قانون:

حکومت ہند (محکمہ عملہ اور انتظامی اصلاحات کی قرارداد مورخہ:4.11.1975

بھرتی کا عمل–میرٹ لسٹ–علاقہ کے لحاظ سے تیاری–ماتحت خدمات کمیشن کے ذریعہ–مختلف علاقوں میں منعقدہ امتحان کی بنیاد پر–منعقد: آرٹیکل 14اور 16 کی خلاف ورزی–تاہم، فیصلہ صرف ممکنہ طور پر موثر بنایا گیا–آئین ہند1950، آرٹیکل 14اور 16،

بھرتی کا عمل–میرٹ لسٹ–علاقہ کے لحاظ سے میرٹ لسٹ جو طویل عرصے سے رائج ہے–منعقد: آرٹیکل 14اور 16 کی خلاف ورزی–اس طرح کے انتخاب کے عمل کو محض اس وجہ سے برقرار نہیں رکھا جا سکا کہ یہ طویل عرصے سے رائج تھا۔

مدعا علیہ نے ایک قرارداد منظور کی جس کے تحت حکومت بھارت کے محکموں اور ماتحت دفاتر میں غیر تکنیکی کلاس III کے عہدوں پر بھرتی کے مقاصد کے لیے" ماتحت خدمات کمیشن "تشکیل دیا گیا۔ مذکورہ قرارداد میں امتحانات کے انعقاد کو یقینی بنایا گیا لیکن جہاں تک ممکن ہو اصل بھرتی طبقوں بنیادوں پر کی جاتی تھی تاکہ متعلقہ علاقوں میں پیدا ہونے والی آسامیوں میں ضم کیا جا سکے۔ کمیشن کی طرف سے شائع کردہ اشتہار کے مطابق امتحان کے بعد میرٹ کی ترتیب میں ہر علاقہ کے حوالے سے ایک علیحدہ فہرست تیار کی جاتی تھی۔

اپیل گزاروں نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے ایک درخواست دائر کی جس میں آل بھارت میرٹ لسٹ کھینچنے کے بجائے ہر علاقہ سے نکالی گئی علیحدہ میرٹ لسٹ کی بنیاد پر علاقہ کے لحاظ سے انتخاب کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ اس طرح کا انتخاب آئین ہند کے آرٹیکل 14اور 16 کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ ٹریبونل نے درخواست مسترد کر دی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1.1: علاقہ کے لحاظ سے انتخاب اور حاصل کیے جانے والے مقصد یعنی بہترین امیدوار کے انتخاب کے درمیان کوئی گٹھ جوڑ موجود نہیں ہے۔ لہذا، جیسا کہ زیر بحث اشتہار میں تصور کیا گیا ہے، انتخاب کا عمل امتیازی نتائج کا باعث بنے گا کیونکہ علاقہ کے لحاظ سے انتخاب کے مذکورہ عمل کو اپنانے کے نتیجے میں زیادہ نمبر حاصل کرنے والے امیدوار کا انتخاب کر کے سلیکشن امتحان میں میرٹ کی قدر میں کمی واقع ہوگی اور اس کے نتیجے میں مساوی نمبروں کے مساوی موقع کے اصول کی خلاف ورزی ہوگی۔ اس طرح کا عمل نہ صرف آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 میں بیان کردہ اصولوں کے خلاف ہوگا بلکہ اس کے نتیجے میں ملک کے نوجوانوں میں دل دہلا دینے والی اور مایوسی بھی پیدا ہوگی۔ ملک میں ہر فرد کے لیے موقع کی مساوات کی حکمرانی ہماری آئینی ضمانت کا ایک ناقابل تنسیخ حصہ ہے اور یہ کہ ایک ایسا امیدوار ہونے کے ناطے جو دوسرے سے زیادہ نمبر حاصل کرتا ہے وہ یقینی طور پر نوکری کے لیے ترجیح حاصل کرنے کا حقدار ہے کیونکہ مشتہر کردہ عہدوں پر بھرتی کے لیے امیدوار کا انتخاب کرتے وقت میرٹ کا امتحان ہونا چاہیے۔[A-C–676؛G-H–675]

راجندرن بنام ریاست مدراس اور دیگر[1968] 2ایس سی آر 786؛ پیریکارپن بنام ریاست تامل ناڈو اور دیگر[1971] 2ایس سی آر 430 اور ندمارتھی مہیش کمار بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر[1986] 2ایس سی سی 534، پر انحصار کیا۔

اوم پرکاش بنام اکھلیش کمار،[1986] 1ایس سی آر 855،حوالہ دیا گیا۔

.1.2۔ تاہم، اس فیصلے کا ممکنہ اطلاق ہوگا اور انتخاب کے متنازعہ عمل کے مطابق اب تک جو بھی انتخاب اور تقرریاں کی گئی ہیں اس فیصلے کی بنیاد پر اس میں خلل نہیں ڈالا جائے گا۔ لیکن مستقبل میں ایسا کوئی انتخاب طبقوں بنیادوں پر نہیں کیا جائے گا۔ علاقہ کے لحاظ سے انتخاب کے عمل کو صرف اس وجہ سے برقرار نہیں رکھا جا سکتا کہ یہ طویل عرصے سے اس سادہ وجہ سے رائج تھا کہ اسے کبھی کسی نے چیلنج نہیں کیا اور نہ ہی اسے عدالتی جانچ پڑتال کا نشانہ بنایا گیا۔[A-B–677؛H–676]

دیوانی اپیل/ اصل عدالتی حکم: دیوانی اپیل نمبر 1995 4190 وغیرہ۔

1995 کے اوائے نمبر 322 میں نئی دہلی میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 15.2.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں/ درخواست گزاروں کے لیے پی پی راؤ اور جتیندر موہن شرما

جواب دہندگان کے لیے کے این شکلا، ششی کرن، انیل کٹیار، انو بھا جین۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

فیضان الدین، جسٹس۔ 1۔ یہ دیوانی اپیل سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، پرنسپل بنچ، نئی دہلی (اس کے بعد ٹریبونل کے طور پر حوالہ دیا گیا

ہے) کے ذریعے .O.A نمبر322 / 1995 میں منظور کردہ حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں درخواست گزاروں کی درخواست کو داخلے کے مرحلے پر خارج کر دیا گیا ہے جس میں اسٹاف سلیکشن کمیشن کے ذریعے جولائی 1993 کے ایمپلائمنٹ نیوز میں شائع کردہ اشتہار اور اس کے مطابق تیار اور شائع کی گئی منتخب فہرست کے مطابق مختلف عہدوں کے انتخاب کے عمل کو چیلنج کیا گیا ہے، جبکہ دیوانی اپیل نمبر5112 / 1995 کو اپیل گزاروں نے 7 مارچ 1995 کے حکم کے خلاف پیش کیا ہے۔ او اے نمبر438 / 1995 میں مذکورہ ٹریبونل نے مذکورہ منتخب کے عمل اور جیسا کہ مذکورہ بالا منتخب فہرست کو چیلنج کرتے ہوئے داخلے کے مرحلے پر درخواست کو مسترد کر دیا۔ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر کی گئی مذکورہ بالا عرضی درخواستوں میں بھی اسی انتخاب کے عمل اور منتخب فہرست کو مذکورہ عرضی درخواستوں کے درخواست کنندگان نے چیلنج کیا ہے۔

2۔ انتظامی اصلاحات کمیشن کی سفارشات پر حکومت بھارت (عملہ اور انتظامی اصلاحات کا محکمہ) نے 4 نومبر 1975 کو ایک قرارداد منظور کی جس کے تحت حکومت ہند کے محکموں اور ماتحت دفاتر میں غیر تکنیکیل کلاس III کے عہدوں پر بھرتی کے مقاصد یا بھرتی کے لیے "ماتحت خدمات کمیشن" تشکیل دیا گیا۔ مذکورہ حکومتی قرارداد میں، حکومت کی طرف سے تشکیل کردہ ماتحت خدمات کمیشن کے افعال اس کے پیراگراف 3 میں بیان کیے گئے ہیں، جس کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

"ماتحت خدمات کمیشن حکومت ہند کے محکموں اور ماتحت دفاتر میں غیر تکنیکیل کلاس III کے عہدوں پر بھرتی کرے گا سوائے ان عہدوں کے جن کے لیے ریلوے سروس کمیشن کے عملے کے ذریعے کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل اور اکاؤنٹنٹس جنرل اور صنعتی اداروں کے دفاتر میں بھرتی کی جاتی ہے۔ کمیشن دیگر چیزوں کے علاوہ جب بھی ان کے دائرہ کار میں آنے والے عہدوں پر بھرتی کے لیے ضرورت ہو تب برطرفی کا انعقاد کرے گا اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ جہاں تک ممکن ہو اصل بھرتی طبقوں بنیادوں پر کی جائے تاکہ مختلف علاقوں کے امیدواروں کو متعلقہ علاقوں میں پیدا ہونے والی خالی آسامیوں میں ضم کیا جا سکے، امتحانات جہاں تک ممکن ہو مختلف مراکز اور کامیاب امیدواروں پر منعقد کیے جائیں گے، جہاں تک ممکن ہو ان کی آبائی ریاستوں/خطوں میں تعینات کیا جائے۔

(زور دیا گیا)

مذکورہ ماتحت سروس کمیشن (جسے اس کے بعد کمیشن کہا گیا ہے) نے یکم جولائی 1993 کو ایمپلائمنٹ نیوز میں ایک اشتہار شائع کیا جس میں (I) پریونٹو آفیسرز، (II) ایگزامینر، (III) سنٹرل محصول کے انسپکٹر، (iv) انسپکٹر انکم ٹیکس، (V) ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ میں اسسٹنٹ انفورسمنٹ آفیسرز اور (VI) دہلی ایڈمنسٹریشن ماتحت خدمات کے گروپ II کے عہدوں پر امیدواروں کے انتخاب کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔ تاہم، خالی آسامیوں کی تعداد نہیں بتائی گئی تھی کیونکہ خالی آسامیوں کی ٹھوس تعداد کا تعین نہیں کیا گیا تھا اور ایس سی/ایس ٹی، سابق/خدمت گاروں اور جسمانی طور پر معذور افراد کے ریزرویشن کو ہر محکمہ میں ہر زمرے کے عہدوں کے لیے درج کردہ پوزیشن کے مطابق مدنظر رکھا جانا تھا۔

3۔ مذکورہ اشتہار کے مطابق بھرتی کو زون کے لحاظ سے ہر زون کے لیے علیحدہ میرٹ لسٹ کی بنیاد پر کیا جانا تھا جو ایک ہی علاقہ کے اندر مراکز پر حاضر ہونے والے امیدواروں کے حوالے سے تھی۔ مذکورہ اشتہار کا متعلقہ حصہ جو کہ مذکورہ عہدوں کے لیے امیدواروں کے

انتخاب کے زون کے لحاظ سے عمل سے متعلق ہے جیسا کہ اشتہار کے پیرا گراف نمبر 16 میں کہا گیا ہے کہ تیار حوالہ کے لیے یہاں دوبارہ پیش کیا گیا ہے :

".16. امیدواروں کا انتخاب (a) امتحان کے بعد، کمیشن اوپر پیرا گراف 13 میں ٹیبل کے کالم 2 میں مذکور ہر زون کے سلسلے میں مختلف زمروں کی آسامیوں کی ایک الگ فہرست تیار کرے گا، جیسا کہ میرٹ کی ترتیب میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مجموعی نمبر (تحریری ٹیسٹ اور پرسنلٹی ٹیسٹ) آخر کار امتحان میں ہر امیدوار کو دیئے گئے ہیں، اور اس ترتیب میں اتنے امیدوار جو کمیشن کے ذریعہ امتحان میں اہل پائے جاتے ہیں، ان کی تقرری کے لیے سفارش کی جائے گی۔ تاہم، اگر کسی مخصوص زون میں کوئی خالی جگہ دستیاب نہیں ہے تو اس زون کو کمیشن کی صوابدید پر ملحقہ زون میں سے کسی ایک کے ساتھ جوڑا جائے گا اور دونوں زونوں کے لیے میرٹ لسٹ کا مشترکہ آرڈر تیار کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح، جہاں کوئی مخصوص دفتر ایک سے زیادہ زون کی ضروریات کو پورا کرتا ہے، ایسے تمام زونوں میں واقع مراکز میں مقابلہ کرنے والے امیدوار اس دفتر میں تقرری کے لیے غور کرنے کے اہل ہوں گے اور اس مقصد کے لیے، ایسے تمام زونوں کے لیے میرٹ لسٹ کا مشترکہ آرڈر تیار کیا جائے گا۔

(b) دہلی ایڈمنسٹریشن گریڈ II ماتحت سروس کے لیے امیدواروں کا انتخاب دہلی زون سے مذکورہ بالا ذیلی پیرا (اے) میں مذکور طریقے سے کیا جائے گا۔

.4۔ مجموعی طور پر 15 علاقہ تھے اور امیدواران 15 زونوں میں سے کسی بھی علاقہ میں حاضر ہونے کے اہل تھے۔ اگر مخصوص زون میں کوئی خالی جگہ دستیاب نہ ہو تو اس زون کو کمیشن کی صوابدید پر ملحقہ زون میں سے کسی ایک کے ساتھ جوڑا جانا تھا اور میرٹ کی ترتیب میں دونوں زونوں کے لیے ایک مشترکہ فہرست تیار کی جا سکتی ہے۔ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اپیل نمبر 1 اور 2 یعنی رادھے شیام سنگھ اور دھرمیندر کمار نے کمیشن کے سکریٹری کو ہر زون کے لیے تیار کردہ علیحدہ میرٹ لسٹ کی بنیاد پر زون کے لحاظ سے انتخاب کے عمل پر اعتراض کرتے ہوئے نمائندگی کی اور درخواست کی کہ زون کے لحاظ سے میرٹ لسٹ کی جگہ آل بھارت میرٹ لسٹ بنائی جائے کیونکہ خالی آسامیوں کی تعداد کا اعلان نہیں کیا گیا تھا لیکن مذکورہ نمائندگی کا فیصلہ نہیں کیا گیا تھا اور اس لیے اپیل گزار احتجاج کے ساتھ تحریری منتخب پرکھ میں حاضر ہوئے۔ ان دونوں اپیلوں میں اپیل کنندگان کے ساتھ ساتھ دو رٹ درخواستوں میں درخواست کنندگان نے مختلف غیر محفوظ شدہ عہدوں کے لیے درخواست دی اور تحریری امتحان میں حاضر ہوئے۔ اپیل کنندگان اور درخواست کنندگان نے تحریری امتحان میں کوالیفائی کیا، جس کا نتیجہ یکم ستمبر 1994 کو ایمپلائمنٹ نیوز میں شائع ہوا اور اکتوبر 1994 کے بعد مختلف علاقوں میں منعقدہ انٹرویو/منتخب شخصیت کے لیے بلایا گیا۔ انٹرویو اور منتخب شخصیت کے بعد مذکورہ امتحان کے نتائج کا اعلان 21 جنوری 1995 کو کیا گیا تھا لیکن اپیل کنندگان میں سے کسی کو بھی یوپی علاقہ کے امتحانات میں منتخب نہیں قرار دیا گیا تھا۔ درخواست کنندگان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔

.5. اپیل گزاروں کے ساتھ ساتھ درخواست کنندگان نے ٹریبونل سے رجوع کیا جیسا کہ مذکورہ بالا نے آل انڈیا میرٹ لسٹ کھینچنے کے بجائے ہر زون سے نکالی گئی علیحدہ میرٹ لسٹ کی بنیاد پر زون کے لحاظ سے انتخاب کو چیلنج کیا جس کے نتیجے میں اپیل گزاروں اور درخواست کنندگان کے مطابق ایسے افراد کا انتخاب ہوا جو بھارت کا آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 میں شامل اصولوں کی خلاف ورزی

کرتے ہوئے نسبتاً کمتر ہیں۔ٹریبونل نے اوم پرکاش بنام اکھلیش کمار، [1986] 1 ایس سی آر 855 اے آئی آر (1986) ایس سی 1043 میں اس عدالت فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے داخلے کے مرحلے پر ہی درخواستوں کو یہ خیال رکھتے ہوئے مسترد کر دیا کہ وہ کمیشن کے جاری کردہ اشتہار کے مطابق پہلے ہی امتحان میں حاضر ہو چکے ہیں جبکہ عدالتی جائزہ لینے کے لیے یہ انتخاب کرنے سے پہلے ان کے لیے کھلا تھا اور چونکہ 1993 کے انتخاب کے عمل کو 21 جنوری 1995 میں میرٹ لسٹ کے اعلان کے بعد چیلنج کیا گیا تھا، اس لیے انہیں اس انتخاب کو چیلنج کرنے سے خارج کر دیا گیا جس میں انہوں نے حصہ لیا تھا اور بالآخر میرٹ لسٹ میں شامل نہیں کیا جا سکا تھا۔ٹریبونل کے مذکورہ حکم سے ناراض ہو کر اپیل گزاروں اور درخواست کنندگان نے ازالہ کے لیے اس عدالت سے رجوع کیا ہے۔

6۔اپیل گزار کی طرف سے پیش فاضل وکیل شری پی پی راؤ نے دلیل دی کہ کمیشن کی طرف سے اپنائے گئے زون وار انتخاب کے عمل نے مختلف زونوں میں حاضر ہونے والے امیدواروں کو مساوی موقع فراہم نہیں کیا حالانکہ تمام زونوں میں مسابقتی امتحان یکساں تھا۔انہوں نے پیش کیا کہ چونکہ ہر زون میں دستیاب خالی آسامیوں کا اشارہ نہیں کیا گیا تھا، لہذا اپیل گزاروں کو اس زون کے مرکز سے مسابقتی امتحان میں شرکت کے موقع سے انکار کر دیا گیا جہاں خالی آسامیوں کی تعداد زیادہ تھی اور انتخاب کے زیادہ سے زیادہ امکانات تھے۔اس طرح اپیل گزاروں کو دوسرے مراکز کے امیدواروں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے موقع سے انکار کر دیا گیا۔یہ پیش کیا گیا کہ بڑی تعداد میں خالی آسامیوں والے زون میں حاضر ہونے والے امیدواروں کو منتخب قرار دیا گیا حالانکہ انہوں نے دوسرے زونوں میں امیدواروں کے مقابلے میں کم نمبر حاصل کیے تھے جہاں خالی آسامیاں کم تھیں جس کی وجہ سے دوسرے زونوں میں امیدواروں سے بھی زیادہ نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کا انتخاب نہیں کیا جا سکا۔اس لیے انہوں نے زور دے کر کہا کہ کمیشن کی طرف سے زون کے لحاظ سے امیدواروں کے انتخاب کا عمل اور طریقہ کار آئین ہند کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں ایک علاقہ میں کمتر معیار کے امیدواروں کا انتخاب ہوا ہے جبکہ دوسرے زون میں اعلی قابلیت کے امیدواروں کا انتخاب نہیں کیا جا سکا۔ان انتظامات کو دیگر اپیل اور عرضی درخواستوں میں پیش ہونے والے فاضل وکیل نے بھی اپنایا تھا۔دوسری طرف جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل شری کے این شکلا نے انتخاب کے عمل اور ٹریبونل کے متنازعہ حکم کی حمایت کرتے ہوئے قابل کہ علاقہ کے لحاظ سے انتخاب اپنایا گیا تھا تا کہ کسی خاص علاقہ کے امیدواروں کو اسی زون میں ملازمت میں شامل کیا جا سکے اور کمیشن 1975 سے علاقہ کی بنیاد پر مختلف عہدوں پر امیدواروں کی بھرتی کر رہا ہے اور انتخاب کا یہ عمل وقت کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے اور اس لیے اس میں خلل نہیں ڈالا جا سکتا۔انہوں نے پیش کیا کہ زون کی تشکیل اور زون کی بنیاد پر امتحان کے انعقاد کی اسکیم اشتہار میں دی گئی ہے اور امیدوار اس علاقہ کا انتخاب کرنے کے لیے آزاد ہیں جہاں سے وہ بھرتی کے امتحان میں شرکت کرنا چاہتے ہیں اور مرکز کا انتخاب کرنے کے لیے آزاد ہیں۔یہ کہا گیا کہ چونکہ اپیل کنندگان اور درخواست کنندگان امتحان میں حاضر ہوئے تھے، لیکن ان کا انتخاب نہیں کیا جا سکا اور اس لیے انہیں اب انتخاب کے عمل کو چیلنج کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

7۔ہم نے مذکورہ بالا حریف تنازعات پر سنجیدگی سے غور کیا ہے اور 4 نومبر 1975 کی حکومتی قرارداد کا تنقیدی جائزہ لیا ہے جس کے تحت کمیشن تشکیل دیا گیا تھا اور اسے تفویض کردہ افعال کے ساتھ ساتھ مذکورہ بالا عہدوں کے لیے امیدواروں کی بھرتی کے لیے جاری کردہ اشتہار کا بھی جائزہ لیا ہے۔کمیشن کو تفویض کردہ افعال کا پڑھنا، جس کا متعلقہ حصہ اس فیصلے کے پہلے حصے میں دوبارہ پیش کیا گیا ہے، یہ ظاہر کرے گا کہ اس میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ کمیشن دیگر چیزوں کے علاوہ اپنے دائرہ کار میں عہدوں پر بھرتی کے لیے جہاں کہیں بھی ضروری ہو امتحانات کا انعقاد کرے گا اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ جہاں تک ممکن ہو اصل بھرتی زونل بنیادوں پر کی جائے تا کہ مختلف علاقوں کے

امیدواروں کو متعلقہ علاقوں میں پیدا ہونے والی آسامیوں میں شامل کیا جا سکے۔اس طرح یہ جہاں تک ممکن ہو امتحان کا انعقاد اور زونل بنیادوں پر حقیقی بھرتی فراہم کرتا ہے۔اس عمل یا انتخاب کے طریقہ کار کے ذریعے حاصل کیا جانے والا مقصد مختلف خطوں کے امیدواروں کو متعلقہ خطوں میں پیدا ہونے والی خالی آسامیوں میں شامل کرنے کے قابل بنانا ہے۔لہذا، جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا طبقوں بنیادوں پر اس طرح کا انتخاب جائز ہوگا یا یہ آئین ہند کے آرٹیکل 14 اور 16 میں درج آئینی ضمانت کی خلاف ورزی ہوگی۔

.8.اس بات پر زور دیا جانا چاہیے کہ بھرتی کے امتحان کے انعقاد کے پیچھے مقصد اور مقصد مناسب اور بہترین امیدواروں کا انتخاب کرنا ہے اور اس طرح کا مقصد تمام زونوں سے تعلق رکھنے والے کامیاب امیدواروں کی مشترکہ فہرست بنا کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔دوسری طرف اگر زون کے لحاظ سے انتخاب کیا جاتا ہے تو مختلف امیدوار جو کچھ زونوں میں حاضر ہوئے اور دوسرے زونوں سے منتخب ہونے والوں کے مقابلے میں زیادہ نمبر حاصل کیے، ان کے انتخاب سے محروم ہو جائیں گے جس کے نتیجے میں بڑی ناانصافیت اور اس کے نتیجے میں امتیازی سلوک ہوگا۔اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ زون کے لحاظ سے انتخاب کے مذکورہ عمل اور حاصل کیے جانے والے مقصد یعنی بہترین امیدواروں کے انتخاب کے درمیان کوئی گٹھ جوڑ موجود نہیں ہے۔اس طرح انتخاب کا عمل جیسا کہ زیر بحث اشتہار کے پیراگراف 16 میں تصور کیا گیا ہے اور اس فیصلے کے پہلے حصے میں دوبارہ پیش کیا گیا ہے، امتیازی نتائج کا باعث بنے گا کیونکہ علاقہ کے لحاظ سے انتخاب کے مذکورہ عمل کو اپنانے کے نتیجے میں میرٹ کی قدر میں کمی آئے گی۔سلیکشن امتحان میں ایسے امیدوار کا انتخاب کرکے جس کے میرٹ امیدوار پر کم نمبر ہوں جنہوں نے زیادہ نمبر حاصل کیے ہوں اور اس کے نتیجے میں مساوی نمبروں کے مساوی موقع کے اصول کی خلاف ورزی ہوگی۔اس طرح کا عمل نہ صرف آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 میں بیان کردہ اصولوں کے خلاف ہوگا بلکہ اس کے نتیجے میں ملک کے نوجوانوں میں دل دہلا دینے والی اور مایوسی بھی پیدا ہوگی۔ملک میں ہر فرد کے لیے موقع کی مساوات کی حکمرانی ہماری آئینی ضمانت کا ایک ناقابل تنسیخ حصہ ہے اور یہ کہ ایک ایسا امیدوار ہونے کے ناطے جو دوسرے سے زیادہ نمبر حاصل کرتا ہے وہ یقینی طور پر نوکری کے لیے ترجیح حاصل کرنے کا حقدار ہے کیونکہ مشتہر کردہ عہدوں پر بھرتی کے لیے امیدوار کا انتخاب کرتے وقت میرٹ کا امتحان ہونا چاہیے۔موجودہ معاملے میں تسلیم شدہ طور پر اشتہار کے پیراگراف 16 میں تصور کردہ انتخاب کا عمل بھارت کا آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی ہے کیونکہ بار میں ہمارے سامنے رکھی گئی اپیل گزاروں کی علامت فہرست سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ انہوں نے کچھ منتخب امیدواروں کے حاصل کردہ نمبروں سے زیادہ نمبر حاصل کیے تھے۔

.9۔راجندرن بنام ریاست مدراس اور دیگر [1968] 2ایس سی آر 786 کے معاملے میں اس عدالت نے طبی داخلے کے لیے نشستوں کی ضلع وار تقسیم کو کالعدم قرار دے دیا تھا کیونکہ یونٹ وار الاٹمنٹ کی فراہمی کو آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی قرار دیا گیا تھا۔اس بنیاد پر کہ اس کے نتیجے میں ایک ضلع میں کمتر صلاحیت کے امیدواروں کا انتخاب کیا جا سکتا ہے اور دوسرے ضلع میں اعلی صلاحیت کے امیدواروں کا انتخاب نہیں کیا جا سکتا ہے۔اسی طرح پیریا کارپن بنام ریاست تامل ناڈو اور دیگر [1971] 2ایس سی آر 430 یونٹ کے لحاظ سے نشستوں کی تقسیم کو بھی کالعدم قرار دیا گیا اور اسے امتیازی سلوک کے طور پر مسترد کر دیا گیا۔ایک بار پھر ندمارتی مہیش کمار بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر [1986] 2ایس سی سی 534 کے معاملے میں ریاستی حکومت کی طرف سے اپنائی گئی خطوں کے لحاظ سے اسکیموں کو کالعدم قرار دیا گیا اور اس عدالت نے یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ اس کے نتیجے میں مساوی مواقع سے انکار ہو جائے گا اور اس طرح یہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہے۔اس عدالت ان فیصلوں کا تناسب مکمل طور پر موجودہ مقدمہ

کے حقائق کی طرف راغب ہے جس میں طبقو بنیادوں پر انتخاب کے عمل کے نتیجے میں بھی مساوی مواقع سے انکار ہوگا اور یہ آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہوگی اور ہم اسی کے مطابق مانتے ہیں۔

10. جواب دہندگان کے لیے فاضل وکیل کی طرف سے پیش قابل دلیل کہ علاقہ کے لحاظ سے انتخاب کا یہ عمل 1975 سے رائج ہے اور وقت کی کسوٹی پر کھڑا ہے، اس سادہ وجہ سے قبول نہیں کیا جا سکتا کہ اسے کبھی کسی نے چیلنج نہیں کیا اور اسے عدالتی جانچ پڑتال کا نشانہ نہیں بنایا گیا۔ اگر عدالتی جانچ پڑتال پر یہ معقولیت اور آئینی حیثیت کے امتحان پر قائم نہیں رہ سکتا ہے تو اسے جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور اسے ختم کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ اس فیصلے کا ممکنہ اطلاق ہوگا اور انتخاب کے متنازعہ عمل کے مطابق اب تک جو بھی انتخاب اور تقرریاں کی گئی ہیں اس فیصلے کی بنیاد پر اس میں خلل نہیں ڈالا جائے گا۔ لیکن مستقبل میں ایسا کوئی انتخاب طبقوں بنیادوں پر نہیں کیا جائے گا۔ اگر حکومت ہر علاقہ کے لیے کچھ آسامیاں مختص کرنے کے بعد علاقہ کے لحاظ سے انتخاب کرنے کی خواہاں ہے، تو وہ ایسی اسکیم یا قواعد بنا سکتی ہے یا انتخاب کا ایسا عمل اپنا سکتی ہے جو اس عدالت کی طرف سے وقتاً فوقتاً مختلف فیصلوں میں مقرر کردہ رہنما خطوط کے حوالے سے آئین ہند کے آرٹیکل 14 اور 16 میں موجود توضیعات سے متصادم نہ ہو۔ کیس کے حقائق اور حالات میں ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیتے۔ اپیلوں اور عرضی درخواستوں کی اجازت ہے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔

وی۔ ایس۔ ایس

اپیلوں اور درخواستوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this
document